شکارپور جیسے مردم خیز شہر میں پیدا ہوئے ۔ وکالت کی ڈگری بمبئی یونیورسٹی سے حاصل کی اور پھر شکارپور سے لاڑکانہ چلے آئے اور وکالت کا کام شروع کیا ۔ قاضی فضل اللہ صاحب کے ساتھ سالہا سال وکالت کرتے رہے ۔ جس زمانے میں لاڑکانہ کے اندر بڑے بڑے ہندو وکلاء تھے اس زمانے میں بھی مرحوم صدیقی کامیاب وکیل مانے جاتے تھے مرحوم کو تاریخی ، ادبی اور فنونِ لطیفہ کی کتابیں جمع کرنے کا بڑا شوق تھا ۔ اسی طرح آثارِ قدیمہ کے بھی بڑے دل دادہ تھے ۔ لاڑکانہ میں تاریخ اور ادب سے دلچسپی رکھنے والے ادبا کا آپ کے ہاں اکثر اجتماع رہتا تھا ۔ نوجوانوں کو ادب اور تاریخ سے دلچسپی رکھنے کے لیے ترغیب دیتے رہتے تھے اور اپنی معلومات اور کتابوں سے ان کی ادبی اور علمی اعانت کرتے رہتے تھے ۔ آپ پاکستان کے بعد سیاست میں بھی دلچسپی لیتے رہے اور مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبر بھی منتخب رہے ۔ کافی عرصہ سے لاڑکانہ کو چھوڑ کر حیدرآباد میں قیام فرمایا تھا اور ادارہ سندھالاجی کے سالہا سال ڈائریکٹر بھی رہے اور تاریخ کی کچھ کتابوں کا انگریزی سے سندھی میں ترجمہ بھی کیا ہے ۔ اور یہ کتابیں سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے چھپ چکی ہیں ۔ مرحوم محمد حنیف صاحب صدیقی نے بہت بڑی علمی لائبریری چھوڑی ہے اور آثارِ قدیمہ کے نوادرات کا بھی ذخیرہ چھوڑا ہے ۔ اسی طرح مرحوم نے کچھ کتابیں بھی لکھی تھیں ۔ سندھ کے علمی اداروں کا یہ فرض ہے کہ وادئ سندھ کے اس عظیم مؤرخ اور ادیب کے چھوڑے ہوئے علمی ورثہ کی حفاظت کریں اور ان کی مؤلفہ کتابوں کی اشاعت کا انتظام کریں ۔ مرحوم کی یاد کا یہی صحیح طریقہ ہے ۔

ہم اس سانحہ میں مرحوم کے پس ماندوں سے دلی ہمدردی کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعزہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔